82968 ـ شادی نہ کرنے والے کے لیے نصیحت

سوال

میں جوان ہوں اور شادی نہیں کرنا چاہتا مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہمارے عزیز بھائی آپ کو علم ہونا چاہیے کہ شادی کے معاملہ میں سب لوگ ایک جیسے نہیں، چنانچہ شادی کی مشروعیت میں تو سب لوگ برابر ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہنمائی بھی یہی ہے، اور پھر یہ ایک شخص کے متعلق دوسرے سے زیادہ یقینی ہو جاتا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نکاح اور شادی کے معاملہ میں لوگوں کی تین اقسام ہیں:

پہلی قسم:

وہ لوگ جنہیں کسی حرام اور ممنوع کام میں پڑنے کا خدشہ ہو کہ اگر شادی نہ کی تو غلط کام کا ارتکاب کر بیٹھیں گے، عام فقہاء کے قول کے مطابق ان افراد کے لیے نکاح کرنا واجب ہے، کیونکہ ان پر اپنی عفت و عصمت محفوظ رکھنا اور حرام سے بچانا لازم ہے، اور اس کا طریقہ شادی ہے.

دوسری قسم:

وہ افراد جن کے لیے شادی مستحب ہے، یہ وہ شخص ہے جسے شہوت تو ہے لیکن وہ حرام اور ممنوع کام میں پڑنے سے محفوظ ہے اسے کوئی خطرہ نہیں؛ تو اس طرح کے شخص کے لیے بہتر اور اولی یہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو عبادت و نوافل میں مشغول رکھنے کی بجائے شادی کرے، اصحاب الرائے کا قول یہی ہے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ظاہر قول اور فعل بھی یہی ہے.

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اگر میری عمر کے دس یوم بھی باقی رہ جائیں اور مجھے علم ہو جائے کہ میں اس کے آخری دن مر جاؤں گا اور میرے اندر نکاح کرنے کی قدرت ہو تو میں فتنہ میں پڑنے کے ڈر سے نکاح ضرور کروں.

اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے: کیا آپ نے شادی کر لی ہے ؟

میں نے عرض کیا: نہیں!!

تو وہ فرمانے لگے: شادی کر لو، کیونکہ اس امت میں سب سے بہتر وہ ہے جس کی عورتیں زیادہ ہوں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5069).

اور ابراہیم بن میسرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے طاؤس کہنے لگے تم شادی ضرور کرو، وگرنہ میں تمہیں وہی بات کہوں گا جو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ابوزوائد کو کہی تھی: تجھے شادی کرنے سے یا تو عجز نے منع کیا ہے یا پھر فجور نے !!.

تیسری قسم:

جسے شہوت ہی نہ ہو؛ یا تو اس کے لیے شہوت پیدا ہی نہ کی گئی ہو مثلا اس کی آنکھیں نہ ہو بلکہ اندھا ہو، یا پھر اسے شہوت تو ہو لیکن بڑی عمر کا ہونے کے باعث یا بیماری کے باعث شہوت جاتی رہے تو اس شخص کے لیے دو وجہیں ہیں:

پہلی وجہ:

اوپر ہم جو بیان کر چکے ہیں اس کی عموم کی بنا پر اس شخص کے لیے نکاح کرنا مستحب ہے.

دوسری وجہ:

اس کے لیے نکاح نہ کرنا بہتر ہے کیونکہ نکاح کرنے کی مصلحت ہی حاصل نہیں ہو گی، اور وہ اپنی بیوی کو کسی دوسرے کے ساتھ شادی کر کے عفت و عصمت حاصل کرنے سے روکنے کا باعث بنےگا، اور اپنے لیے بیوی کو روک کر اسے نقصان دےگا، اور اپنے آپ کو ایسے واجبات اور حقوق کے سامنے رکھے جن کی ادائیگی اس کے لیے مشکل ہو گی اور انہیں ادا نہیں کر سکےگا، اور وہ علم اور عبادت کی بجائے ایسے کام میں مشغول ہو جائیگا جس میں کوئی فائدہ نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" امام احمد کی ظاہر کلام یہ ہے کہ: اخراجات کی استطاعت رکھنے اور نہ رکھنے والے میں کوئی فرق نہیں، اور ان کا

کہتا ہے: انسان کو شادی کرنی چاہیے اگر اس کے پاس خرچ کرنے کے لیے مال ہو تو خرچ کرے اور اگر نہ ہو تو صبر کر لے ...

یہ تو اس شخص کے حق میں ہے جس کے لیے شادی کرنا ممکن ہو، لیکن جس کے لیے شادی کرنا ممکن نہیں تو اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ان لوگوں کو پاك دامن رہنا چاہیے جو اپنا نكاح كرنے كی استطاعت نہیں رکھتے یہاں تك كہ اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے مالدار بنا دے . انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامۃ (9 / 341 ـ 344) اختصار اور کمی و بیشی کے ساتھ.

اس لیے ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ نے شادی کیوں نہیں کی اور اس کا سبب کیا ہے:

- اگر تو آپ کا خیال ہے کہ شادی نہ کرنا اللہ رب العالمین کے قرب کا باعث ہے، اور آپ سمجھتے ہیں کہ جب شادی نہیں کرینگے تو اس طرح آپ کا اللہ کے ہاں درجہ اور مرتبہ بلند ہو جائیگا تو اس صورت میں آپ غلطی پر ہیں اور آپ کے گنہگار ہونے کا خدشہ ہے.

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں:

" تین شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس گھر آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق دریافت کرنے لگے:

جب انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق بتایا گیا تو انہوں نے گویا اپنی عبادت کم سمجھی تو کہنے لگے کہاں ہم اور کہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو اللہ تعالی نے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے ہیں ان میں ایك کہنے لگا:

میں ہمیشہ ساری رات نماز ادا کرتا رہوں گا، اور دوسرا کہنے لگا: میں ساری عمر روزہ رکھوں گا اور کبھی نہیں چھوڑوں گا، اور تیسرا کہنے لگا: میں عورتوں سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے کبھی شادی نہیں کرونگا.

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہیں اس کے متعلق بتایا گیا آپ ان کے پاس آئے اور فرمایا: کیا تم ہی ہو جنہوں نے ایسے ایسے کہا ہے ؟

اللہ کی قسم میں تم میں سب سے زیادہ اللہ کی ڈر اور خشیت رکھتا ہوں اور تقوی والا ہوں، لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا، میں رات کو سوتا بھی ہو اور نماز بھی ادا کرتا ہوں، اور میں نے عورتوں سے شادی بھی کی

ہے، چنانچہ جو كوئى بھى ميرى سنت اور طريقہ سے بےرغبتى كريگا وہ مجھ ميں سے نہيں ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (5063) صحيح مسلم حديث نمبر (1401).

مزيد آپ سوال نمبر (34652) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

- اور اگر آپ جنسى رغبت نہ ہونے كى وجہ سے شادى نہيں كرنا چاہتے، يا پھر آپ كا خيال ہے كہ شادى كے بعد حقوق زوجيت كى ادائيگى نہيں كر سكيں گے، اور آپ كو بيوى كے حقوق پورے كرنے ميں كوتاہى كا خدشہ ہے تو پھر ہم آپ سے يہ كہيں گے كہ:

اس صورت ميں آپ كے ليے شادى نہ كرنے ميں كوئى حرج نہيں، ليكن آپ اپنے خيالات اور گمان اور وہم پر اعتماد مت كريں بلكہ اس سلسلہ ميں آپ كو كسى تجربہ كار اور اسپيشلسٹ اور ماہر ڈاكٹر سے مشورہ كريں، اور اس سے كوئى نصيحت طلب كريں كيونكہ وہ ڈاكٹر آپ كى حالت كى تشخيص كر سكتا ہے.

اور يہ بھى ہو سكتا ہے كہ اس كے پاس آپ كے ليے كوئى ايسا علاج اور نصيحت ہو جو آپ كے خيال ميں بھى نہيں، اس ليے آپ ڈاكٹر كے پاس جانے ميں تردد مت كريں، اور نہ ہى آپ كے ليے ايسا كرنے ميں شرم و حياء آڑے آئے، كيونكہ علاج ميں شرمانا اور حياء نہيں كرنى چاہيے.

- ليكن اگر آپ فقر و فاقہ اور تنگ دستى كا ڈر ركھتے ہيں، اور گھريلو اخراجات اور امور كو حل كرنا ممكن نہيں تو ميں آپ سے يہ كہونگا كہ: صحيح اور قريب كى راہ اختيار كريں، اور آپ كو قناعت عفت پر عمل كرتے ہوئے اللہ پر توكل و بھروسہ ركھ كر اللہ پر حسن ظن ركھيں كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنے نبى صلى اللہ عليہ وسلم كى زبان سے عفت و عصمت حاصل كرنے كے ليے شادى كرنے والا شخص جو حلال چاہتا ہے كى مدد و نصرت كرنے كا وعدہ فرمايا ہے.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تين قسم كے افراد كا حق ہے كہ اللہ ان كى مدد و نصرت فرمائے، اللہ كى راہ ميں جھاد كرنے والے شخص كى، اور وہ مكاتبہ كرنے والا غلام جو ادائيگى كرنا چاہتا ہو، اور وہ شخص جو عفت و عصمت كے حصول كے ليے شادى كرنا چاہتا ہو "

سنن ترمذى حديث نمبر (1655) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

- اور اگر آپ كے پاس كوئى ايسا كام ہے جسے آپ پورا كرنا چاہتے ہيں يعنى كوئى كورس كرنا چاہتے ہيں يا پھر كوئى پراجيكٹ وغيرہ پورا كرنا چاہتے ہيں، اور آپ كہتے ہيں كہ ميں پہلے اسے پورا كرونگا اور پھر اس كے بعد شادى

کرونگا.

تو ہم آپ کو کہنیگے کہ آپ یہ علت بیان کر کے شادی کو کیوں چھوڑ رہے ہیں ؟

کیونکہ شادی اس کو پورا کرنے میں کبھی بھی مانع نہیں ہوئی بلکہ غالب طور پر تو یہ اس میں تشجیع پیدا کرتی ہے اور اس پر ابھارتی ہے، بلکہ یہ تو ایك شیطانی وسوسہ ہے جو اس نے بہت سارے نوجوانوں کے دل میں ڈال رکھا ہے حتی کہ ہمارے معاشرے کی ثقافت و عادت بن چکی ہے، آپ سنیں گے کہ بہت سارے لوگوں نے اپنی بیٹی یا بیٹے کی شادی صرف انہی دعووں کی نظر کر دي اور اس میں اتنی تاخیر کر دی کہ وہ شادی کی عمر ہی کھو بیٹھے، اور معاشرہ ایك غیر شادی شدہ ہی بن کر رہ گیا

جس میں شادی کی عمر ختم ہو جانا اور شادی میں تاخیر جیسے مرض بن گئے، اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ پہلی نسل کے مسلمانوں میں نہ تو ترقی اور نہ ہی کسی کام کی تکمیل میں شادی رکاوٹ بنی بلکہ وہ تو شادی جلد کرتے اور اس میں کسی بھی قسم کی تاخیر سے کام نہیں لیتے تھے، اور اس کے باوجود ا ن کے کام اور ایجادات و ترقی اور کام کی تکمیل پورے طور پر ہوتی رہی.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" شادی جلد کرنا واجب ہے، نہ تو کوئی نوجوان لڑکا پڑھائی و تعلیم کی بنا پر شادی میں تاخیر کرے، اور نہ ہی کوئی نوجوان لڑکی تعلیم کی بنا پر شادی سے رکے، کیونکہ شادی کسی چیز میں مانع نہیں، اس لیے نوجوان لڑکے لئے شادی کر کے اپنے دین و عزت اور عفت و عصمت کو محفوظ رکھنا ممکن ہے اس سے اس کی آنکھوں میں شرم و حیا پیدا ہوتی ہے اور آنکھین نیچی ہو جاتی ہیں.

شادی میں بہت ساری مصلحتیں پائی جاتی ہیں، خاص کر اس دور حاضر میں جو فتنہ وفساد سے بھرا ہوا ہے، اور شادی میں تاخیر کرنے سے نوجوان لڑکے اور لڑکی پر بہت نقصانات مرتب ہوتے ہیں، اس لیے ہر نوجوان لڑکے اور لڑکی کو اگر مناسب اور کفو کا رشتہ ملتا ہے تو اسے جلد از جلد شادی کرنی چاہیے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن باز (20 / 421).

پھر اس سب کچھ کے بھی اوپر یہ ہے کہ:

اگر آپ کو یہ علم جائے کہ شادی کرنے سے آپ کا نصف دین محفوظ ہو جاتا ہے تو پھر کیا رد عمل ہو گا:

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی جسے نیك و صالح بیوی عطا فرما دے تو اس نے اس کے نصف دین پر معاونت کر دی، تو باقی آدھے میں اسے اللہ کا تقوی اختیار کرنا چاہیے "

اسے امام حاکم نے المستدرك (2 / 175) میں صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے، لیکن بخاری و مسلم نے روایت نہیں کیا، اور التلخیص میں امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ صحیح ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب (2 / 192) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور اگر آپ کو یہ علم ہو جائے کہ آپ کا شادی کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پر عمل پیرا ہونا ہے تو آپ کیا کہیں گے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

" اے نوجوانو کی جماعت! تم میں سے جو کوئی بھی استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کرے، کیونکہ یہ نظروں کو نیچا کر دیتی ہے، اور شرمگاہ کے لیے عفت کا باعث ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5065) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400).

اور پھر اگر یہ بھی آپ کو علم ہو جائے تو کیا ہو گا کہ نیك و صالح اولاد آپ کے لیے صدقہ جاریہ بن جائیگا جب آپ اولاد کی اخلاق و ایمان پر تربیت کریں، اور جب اللہ سے اجروثواب حاصل کرنے کی نیت رکھیں تو یہ شادی کرنا بھی آپ کے لیے اجروثواب کا باعث بنےگی، اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (8891) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور پھر آپ شادی کر کے اپنے آپ کو محفوظ بنائیں گے اور اپنی نظروں کو نیچا کریں گے، اور آپ اپنے لیے شیطان کا سب سے بڑا دروازہ بند کر دیں گے جس میں سے وہ داخل ہو کر انسان کو گمراہ کرتا ہے، ہو سکتا ہے اس خطرے کو آپ اس وقت محسوس نہیں کر رہے، لیکن فتنہ تو وہاں سے آتا ہے جہاں انسان شعور بھی نہیں رکھتا، اس لیے اس دروازوں کے کھلنے سے قبل ہی اسے بند کرنے کی حرص رکھنی چاہیے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" میں نے اپنے بعد عورتوں کے علاوہ کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑا جو مردوں کے لیے سب سے زیادہ نقصاندہ ہو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5096) صحیح مسلم حدیث نمبر (2741).

ہمارے عزیز بھائی! شادی میں اطمنان و سکون اور راحت پائی جاتی ہے، اور یہ دنیا کا سب سے بہتر نفع ہے، اور

شادی میں وہ کچھ ہے جو اللہ تعالی نے لوگوں کے لیے نشانیاں بنائی ہیں، اور اسے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے تا کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالی کی عظیم قدرت کے متعلق سوچیں اور غور کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اس کی نشانیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام و سکون پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی، یقینا اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے بہت ساری نشانیاں ہیں الروم (21).

تو کیا اس کے بعد بھی کچھ باقی رہ جاتا ہے جو آپ چاہتے ہیں؟!

آپ پختہ عزم کرتے ہوئے اللہ پر بھروسہ اور توکل کریں اللہ سبحانہ و تعالی آپ کی مدد کریگا، اور آپ کے لیے نیك و صالح بیوی مہیا کر دیگا جو اللہ سبحانہ و تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری میں آپ کی معاون کریگی، اور آپ کو نیك و صالح اولاد فرمائیگا جو آپ کے لیے روز قیامت کے لیے زخیرہ و توشہ بن جائیگی.

مزید آپ سوال نمبر (6254) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .